السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب حائضہ یا نفاس والی عورت فجر سے پہلے پاک ہو اور فجر کے بعد غسل کرے تو کیا اس کا روزہ صحیح ہو گا کہ نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں حائضہ عورت کا روزہ صحیح ہو گا جب وہ فجر سے پہلے پاک ہو جائے اور طلوع فجر کے بعد غسل کرے اور یہی حکم نفاس والی عورت کا ہے اس لیے کہ وہ اس وقت روزہ رکھنے کے اہل لوگوں میں شمار ہوتی ہے اور وہ اس کے مشابہ ہے جس کو جنابت کی حالت میں فجر طلوع ہو تو اس کا روزہ صحیح ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

فَالـٔـٰنَ بـٰشِروهُنَّ وَابتَغوا ما كَتَبَ اللَّهُ لَكُم وَكُلوا وَاشرَبوا حَتّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الخَيطُ الأَبيَضُ مِنَ الخَيطِ الأَسوَدِ مِنَ الفَجرِ... ١٨٧ ... سورة البقرة

"تو اب ان سے مباشرت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے لیے لکھا ہے۔ اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سیاہ دھاگا فجر کا خوب ظاہر ہو جائے۔"

پس جب اللہ نے فجر واضح ہونے تک جماع کرنے کی اجازت دی ہے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ غسل طلوع فجر کے بعد ہو۔ نیز عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے۔

[1أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّم كَانَ يُدرِكُهُ الْفَجرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِن أَهلِهِ ثُمَّ يَغتَسِلُ وَيَصُومُ))[1])

"بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل سے جماع کی وجہ سے جنبی ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے دار ہوتے۔"

(یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم طلوع صبح کے بعد جنابت کا غسل کرتے۔) (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ

---

[1]1830)دیکھیں صحیح البخاری رقم الحدیث۔)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 256

محدث فتویٰ